

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 19 مئی 2008ء بمقابلہ 12 جمادی الاول 1429 ہجری بروز سوموار بوقت دو پہ بارہ بجکر
تمیں منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر محمد اسمبلی بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ مولوی محمد شعیب آخندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

**لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ
بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ الرَّحِيمُ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ ط**

(پارہ نمبر ۱ سورہ التوبہ آیت نمبر ۱۲۸، ۱۲۹)

ترجمہ: لوگو! تمہارے پاس ہم میں سے ایک پیغمبر آیا ہے تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے خواہشمند ہیں۔ اور مونوں پر نہایت شفقت کرنے والا اور مہربان ہیں۔ پھر اگر یہ لوگ پھر جائیں اور نہ مانیں تو کہہ دو کہ خدا مجھے کفالت کرتا ہے اور اس کے سوا کوئی معنوں نہیں اسی پر بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: میر قمر علی چکی وزیر حیوانات بوجہ ناسازی طبیعت آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

حاجی عین اللہ نشس وزیر صحبت سرکاری دورے پر کراچی گئے ہیں۔ آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

معزز کن سیم احمد کھوسمہ ناسازی طبیعت کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔
کیپٹن ریٹائرڈ عبدالخالق اچڑی ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست
کی ہے۔

میر حمل کلمتی وزیر ملکہ ماہی گیری اپنے مجھے سے متعلق میٹنگ کے لئے کراچی چلے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے آج
کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا تما رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصتیں منظور کی جائیں)

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرف): پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Speaker: Syed Ehsan Shah Minister Industries on point
of order.

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرف): شکریہ جناب اسپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے
کا موقع دیا۔ اور میں نئی بات نہیں دوہرانا چاہتا بلکہ جو گزشتہ اجلاس میں میں نے گزارشات کی تھیں میں
انہی کی روشنی میں چونکہ آج قائد ایوان تشریف فرمائیں میں ان کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔
کہ اس دن آپ نے جو جانبداری کا مظاہرہ کیا وہ سب پر عیاں ہے۔ اس کے بعد آپ کے چیمبر میں بھی
آپ سے بات ہوئی لیکن تاحال اس کا کوئی ازالہ نہیں ہوا۔ اور میں اس میں کچھ اضافہ کرنا چاہتا
ہوں۔ ہمارے شنبید میں آیا ہے کہ آپ آج کل بی این پی (عوامی) کے اندورنی معاملات میں بھی
مداخلت کر رہے ہیں۔ میں انہنائی ادب کے ساتھ گزارش کروں گا کہ بی این پی (عوامی) ہماری عزت
ہے ہماری پارٹی اور ہمارا گھر ہے۔ آپ مہربانی کر کے اپنے اس رویے سے بازا جائیں اور ہماری پارٹی
کے ان دورنی معاملات میں ہمارے دوستوں کے ان دورنی معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ اجلاس کے بعد
قائد ایوان سے بات ہوگی اس کے بعد پھر ہم لائچ عمل سوچیں گے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر رقیہ ہاشمی: پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: ڈاکٹر رقیہ ہاشمی صلح بہجی فرمائیں۔

ڈاکٹر رقیہ ہاشمی: میں معزز کن صادق عمرانی صاحب کا شکر گزار ہوں تمام معزز خواتیں کی جانب سے جو

انہوں نے اپنا چیبئر لیڈر یز ایم پی ایز کے لئے خالی کیا ہے۔ اور براہ مہربانی ان کو بھی ان کی حیثیت کے مطابق کرہ دیا جائے۔ thank you

جناب اسپیکر: میر ظہور حسین خان کھوسہ اپنی تحریک التوانبر 3 پیش کریں۔

تحریک التوانبر 3

میر ظہور حسین خان کھوسہ: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں اسمبلی کے قوادعو انصباط کار محیریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التوانکا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ ادچ کینال (ڈسٹری بیوڑی) جو کہ شاہی و اہ سندھ سے نکلتی ہے۔ صوبہ کی قدیم ترین کینال ہے جو 1901ء میں تمام کینالوں سے پہلے نکالی گئی (ڈسٹری بیوڑی) ہے۔ جس کی گنجائش زرعی مقصد کے لئے 750 کیوں کے ہے۔ جو ضلع جعفر آباد کے پچھا سی ہزار ایکڑ و سیع عربیض علاقے کو سیراب کرتی ہے۔ چونکہ پانی اوپر کی طرف بہتا ہے جس کی وجہ سے ڈسٹری بیوڑی میں سلیٹ مٹی چھوڑتا رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے کینال کے اندر مٹی کا ڈھیر ہو گیا ہے اور گھاس پھوس کا گھنا جنگل بھی کینال کے اندر وجود میں آ گیا ہے۔ جس سے بمشکل ڈھائی فیصد 250 کیوں کا پانی بلوچستان کے اس حصہ کو ملتا ہے جو تقریباً 50 فیصد یعنی 40 ہزار ایکڑ میں کو بمشکل آباد کرتا ہے۔ جس کا فائدہ مکملہ سندھ اریکیشن اٹھاتا ہے۔ اور ہمارے حصے کا 500 کیوں کا پانی سندھ لے جاتا ہے۔ اس کینال پر ایک لاکھ آبادی کا گزر اوقات ہے اس طرح کینال کی بڑی آبادی بے روزگاری کا شکار ہیں اور پہلے ہی ہمارے صوبہ اور ملک میں زرعی اجناس کی قلت ہے۔ لہذا مکملہ منصوبہ بندی و ترقیات اور مکملہ آپاشی و برقيات سال 2007-08ء میں اس اہم ڈسٹری بیوڑی کی صفائی ڈی سلیٹ پر خطیر رقم خرچ کرے تاکہ یہ علاقہ مزید غربت اور بے روزگاری سے محفوظ رہے۔ (خبری تراشہ مسلک ہے) لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی نویعت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک التوانبر 3 پیش ہوئی۔ کھوسہ صاحب! آپ اس پر مزید بات کرنا چاہیں گے؟

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اسپیکر! چونکہ متعلقہ وزیر ایوان میں موجود نہیں اگر وہ موجود ہوتے تو میں اس پر مزید بولتا۔ البتہ اتنا ضرور کہوں گا کہ چیف منسٹر صاحب اس کی صفائی کرانے کی یقین دہانی کرائیں تو

ان کی بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر: Minister Irrigation is not present Law Minister /Chief

Minister اس پر جواب دیں گے؟

محترمہ روہینہ عرفان (وزیر قانون و یاریمانی امور): جناب اسپیکر! ہم اس کی ضرور صفائی کروائیں گے۔ اور منستر ایریگیشن کے ساتھ محرک کی ایک میٹنگ بھی کروائیں گے۔

جناب اسپیکر: حکومت کی ثابت یقین دہانی کے بعد تحریک التوانبر 3 نمہادی جاتی ہے۔

جئے پرکاش صاحب اپنی تحریک التوانبر 4 پیش کریں۔

تحریک التوانبر 4

جئے پرکاش: جناب اسپیکر شکریہ! میں اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹر 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التوانہ دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ چند روز قبل ہندو برادری سے تعلق رکھنے والے شامل نامی شخص کو برما ہوؤں سریا بروڈ کوئٹہ سے ان کی دکان سے گن پاؤٹ پر انواع کیا گیا اور کچھ دنوں کے بعد ایک ہندو تاجر کو مدرسہ روڈ پر دھاڑے ایک بجے دو پہر لوٹا گیا۔ جس کی وجہ سے تاجر برادری سمیت ہندو برادری کو انتہائی تشویش اور اضطراب کا شکار ہونا ایک فطری عمل ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم عمومی نوعیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لا یا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک التوانبر 4 پیش ہوئی۔ جئے پرکاش صاحب! آپ اس پر مزید روشنی ڈالنا چاہیں گے یا گورنمنٹ کا موقف سنیں گے؟

جئے پرکاش: جناب اسپیکر! امن و امان کے حوالے سے ہماری برادری میں بہت رنج و غم اور مایوسی چاگئی ہے۔ تین مہینے پہلے ہمارے ضلع جعفر آباد سے ایک بیوپاری کے بیٹے کو انواع کیا گیا وہ بمشکل سے آیا تو اس کے بعد دوسری واردات کوئٹہ میں انواع برائے تاوان پیش آیا اس کے بعد دکان پر ایک تاجر کو لوٹا گیا۔ ایک تاجر بزنس کرتا ہے اس کو لوٹانی کوئی اچھا اقدام نہیں۔ اور اس قومی حکومت میں مجھے سمجھ نہیں آتی کہ نواب صاحب بھی ہمارے ساتھ کار بھی ہمارے ساتھ معزز اکیں اسمبلی بھی ہمارے ساتھ اور انتظامیہ بھی ہمارے ساتھ تو یہ کونی آنکھ مچوی ہو رہی ہے۔ کونسے امپورٹڈ لوگ ہمارے ملک میں آ رہے ہیں جو

ہمیں kidnap کر کے اور جو ہم سب سے چھپا ہوا ہے جو منظر عام پر اس کو نہیں لایا جاتا اور minority کو ٹنگ کیا جا رہا ہے۔ جناب والا! آپ خوب جانتے ہیں کہ کوئی بھی کسی ملک میں اپنی investment کرنا چاہتا ہے تو وہ پہلے اپنے امن اور تحفظ کا بیان کرتا ہے کہ ہمیں امن اور تحفظ دیا جائے۔ اور امن کے حوالے سے وہ وہاں کی اقلیت سے پوچھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی ملک کے نظام کو دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ اس ملک کے ٹریک نظام کو دیکھتے ہیں۔ اگر کسی کے گھر کے ماحول کو جانا چاہتے ہیں تو اس گھر کے بچوں سے ملتے ہیں۔ تو جناب اسپیکر! ہم ان مشکلات میں پھنسنے ہوئے ہیں کہ ہم اپنے بچوں کی گھر میں چوکیداری کریں یا بچوں کے سکول جانے کے وقت یا اپنی بزنس چلانے میں اس مہنگائی کے دور میں یہ اقلیت آخ رکھاں جائیں؟ FIR اندر ارج کرنا مسئلے کا حل نہیں۔ کوئی بھی ورادات ہو جاتی ہے کوئی بھی ہماری اہم ذمہ دار انتظامیہ کے حوالے سے ان کو جھوٹی تسلی دینے کے لئے بھی تیار نہیں تاکہ وہ وہاں جائے جس کے ساتھ واقعہ پیش آیا ہے اس کی تھوڑی سی بھی حوصلہ افزائی کرے۔ جناب اسپیکر! میں اس ایوان سے بلوچستان کے عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ پاکستان میں بننے والی تمام اقلیتی برادری کے ساتھ محب وطن کی طرح بھائیوں کی طرح سلوک کریں۔ اور ہماری رہنمائی کریں اور ہمیں تحفظ فراہم کریں۔ اور آئندہ اسی اجلاس میں ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے جو کہ امن و امان کی جانب دھیان دے کہ یہاں اقلیتوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے کیا ہونا چاہئے کیا نہیں ہونا چاہئے اور میرے شنید میں آیا ہے کہ ہمارے ضلع جعفر آباد میں خادم حسین رند کی DPO ابھی حال ہی میں پوسٹنگ ہوئی ہے اور ان کی وجہ سے وہاں امن و امان میں ہتری آئی ہے جبکہ انہیں وہاں سے ٹرانسفر کیا جا رہا ہے۔ لہذا اس سلسلے میں میری گورنمنٹ سے گزارش ہے کہ اس تبادلہ کو روکا جائے۔

جناب اسپیکر: ہوم منٹر صاحب!

میر ظفر اللہ زہری (وزیر داخلہ): جناب اسپیکر! اس سلسلے میں ہم نے کارروائی کی ہے پانچ افراد گرفتار ہوئے اور جس گاڑی میں انہیں kidnap کیا گیا تھا وہ گاڑی بھی پولیس کی تحویل میں ہے۔ انشاء اللہ کچھ دنوں میں شام لعل صاحب کو با حفاظت بازیاب کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

میر ظہور حسین خان کھوسے: پاؤٹ آف آرڈر جناب اسپیکر!

Mr.Speaker: Mir Zahoor Hussain Khosa on point or order.

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اسپیکر! ضلع جعفر آباد میں امن و امان کے حوالے سے حالات بڑے خراب تھے لیکن خادم حسین رندھری پی او کے آنے سے امن و امان کافی بہتر ہو گیا ہے ان کا تبادلہ نہیں ہونا چاہئے چونکہ ان کو ابھی دو مہینے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ جناب اسپیکر! میں نے ایک قرارداد جمع کرائی اس قرارداد کو آنے میں وقت لگے گا۔ لہذا اس حوالے سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نصیر آباد اور جعفر آباد میں پچھلے سال بڑا سیلا ب آیا تھا اس سیلا ب سے ضلع نصیر آباد کی تحصیل تباہ اور ضلع جعفر آباد کی تحصیل گنداخ کو تہس نہیں کیا جس سے علاقے کے تمام لوگ نقل مکانی کر گئے۔

جناب اسپیکر: کھوسہ صاحب! آپ نے کب قراردادی تھی؟

میر ظہور حسین خان کھوسہ: قرارداد تو نہیں آئی میں گورنمنٹ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر سینکڑوں لوگ نقل مکانی کر کے چلے گئے ہیں۔ چوروں نے بھلی کے ٹرانسفر مراد تاریخ چراکر لے گئی ہیں۔ اب جبکہ لوگ دوبارہ وہاں شفت ہو گئے ہیں۔ گرمی 52 اور 53 سنٹی گریڈ ہے۔ لہذا واپڈا کو پابند کیا جائے کہ وہ بھلی کی بحال کے لئے فوری طوری پر بندوبست کریں۔ تاکہ تحصیل تباہ اور تحصیل گنداخ کی بھلی بحال ہو۔ شکریہ!

جناب اسپیکر: قائدِ ایوان صاحب نے سن لیا یقیناً وہ اس سلسلے میں کارروائی کریں گے۔ جی صادق صاحب میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر! جس طرح معزز رکن جی پر کاش صاحب نے کہا کہ خادم حسین رندھری پی او جعفر آباد کا تبادلہ کیا جا رہا ہے۔ میں ان کو ڈپٹی پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے وزیر اعلیٰ کی جانب سے یقین دلاتا ہوں کہ ایسے ایماندار آفیسر کا بھی بھی تبادلہ نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ اس نے جعفر آباد میں آتے ہی پورے علاقے میں امن و امان بحال کرنے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں وہ قابل تعریف ہیں۔ پورے جعفر آباد کے عوام اس سے خوش ہیں۔ میں ایک بار پھر معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ ڈپٹی پی او کا ٹرانسفر نہیں ہو گا۔

جناب اسپیکر: ہوم منستر صاحب! آپ نے جو ابھی اسٹینمنٹ دی ہے۔ آپ کوشش کریں کہ ہماری جو اقلیتی برادری ہیں ان کے تحفظ کو یقینی بنائی جائے اور ہمارے جو معزز زمبر نے اپنے جو خدشات کا اظہار کیا ہے

کوشش گورنمنٹ یہ کرے کہ آئندہ ان کو کوئی ایسی پریشانی لاحق نہ ہو گورنمنٹ کی ثابت یقین دہانی کے بعد تحریک التوانہ 4 کو نمائی جاتی ہے۔

جئے یہ کاش: جناب اسپیکر صاحب! صادق عمرانی صاحب اور ظہور کھوسہ صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے انتظامیہ کے حوالے سے یقین دہانی کرائی ہے لیکن میں نواب صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس اسیلی کے فورم پر اقلیتی برادری کی حوصلہ افزائی کیلئے اور ان کے تحفظ کے لئے اپنے کچھ کلمات پڑھیں۔

جناب اسپیکر: ہوم منستر صاحب نے گورنمنٹ کے behalf گورنمنٹ کی طرف سے ہوم منستر نے کہہ دیا ہے۔ نواب صاحب صادق عمرانی صاحب اپنی قرارداد نمبر 2 پیش کریں۔

قرارداد نمبر 2

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ قدرتی گیس بنیادی طور پر بلوچستان کی پیداوار ہے جن سے پورے ملک کی صنعتوں سمیت گھریلو ضروریات کے ساتھ ساتھ پیڑوں مہنگا ہونے کی صورت میں سی این جی اسٹیشن کے ذریعے ایک بہت بڑی ضرورت کوستے داموں سے پوری کر رہی ہے۔ لیکن حسب معمول گیس کی سپلائی پورے بلوچستان میں نہ ہونے کے برابر ہے اور یہی صورتحال ملک کے رقبے کے لحاظ سے آدھے ملک کے حصے میں سی این جی اسٹیشن صرف چار ہیں بلوچستان کے ساتھ ہونے والی نافذیوں کا تسلسل ہے۔ لہذا عوام کی ضرورت کے پیش نظر فوری طور پر سی این جی اسٹیشنوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ عوام اس ستے اینڈھن کی سہولیات سے مستفید ہو سکیں۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 2 پیش ہوئی۔ صادق صاحب! اس پر آپ کچھ مزید بات کرنا چاہیں گے؟

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان پسمندہ اور رقبے کے لحاظ سے ایک بہت بڑا صوبہ ہے۔ اور گیس بلوچستان سے نکلتی ہے لیکن بلوچستان کے عوام اس گیس کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہے۔ حتیٰ کہ یہ نصیر آباد اور جعفر آباد کے علاقے جوڑیہ بلڈی اور سوئی سے نزدیک علاقے ہیں ہزاروں کی تعداد میں دیہات وہاں پر ہیں لیکن وہاں پر گیس نہ ہونے کے برابر ہے۔ اسی

طریقے سے سی این جی اسٹیشن پورے بلوچستان میں صرف دو ہیں، ہم وفاقی حکومت سے اس اسمبلی کے توسط سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر ملک کے دوسرے صوبوں کی طرح بلوچستان کے لئے علیحدہ ایک حکومت عملی بنانی چاہیے اور یہاں کے عوام کو زیادہ سے زیادہ سی این جی اسٹیشن قائم کرنے کے لئے سہولیات فراہم کی جائیں۔ تو اس سے یہاں پر ایک تیل کی جو سماںگنگ ہو رہی ہے بارڈروں سے وہ ختم ہو گی اور عوام کو سہولت ملے گی آپ نے دیکھا کہ یہاں پر دو جو اسٹیشن ہیں ان اسٹیشنوں میں دو بجے جو قطار لگتی ہے رات کے گیارہ بارہ بجے تک لوگ کھڑے رہتے ہیں ان کا نمبر نہیں آتا ہے۔ لہذا بلوچستان کے لئے وفاقی حکومت سے رجوع کیا جائے کہ یہاں پر زیادہ سے زیادہ سہولیات دی جائیں اور زیادہ سے زیادہ سی این جی اسٹیشن قائم کرنے کے لئے اجازت دی جائے۔

جناب اپیکر: جی منسٹر لوکل گورنمنٹ!

عبدالخالق بشر دوست (وزیر بلدیات): جناب اپیکر صاحب! میں اس قرارداد کے سپورٹ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں چونکہ بلوچستان واقعی ایک پسمندہ صوبہ ہے اور یہاں ایندھن کے مسائل بہت زیادہ ہیں اسی کو سپورٹ کرتے ہوئے میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا۔ چیف منسٹر صاحب کے علم میں لانا چاہوں گا کہ صوبہ بلوچستان خاص کر ڈسٹرکٹ شیرانی اور ڈسٹرکٹ ژوب میں لوگ گیس کے نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پر لکڑیوں کو اور خاص کر زیتون کے جنگلوں کو کاٹ کر بطور ایندھن استعمال کر رہے ہیں۔ لہذا بلوچستان کے تمام علاقوں کو گیس مہیا کی جائے تاکہ جنگلوں کو خاص کر زیتون کے جنگلوں کو کاٹنے سے لوگوں کو منع کیا جائے۔ اور ان کو تبادل کے طور پر جو بھی ایندھن وہاں پر فراہم کر سکتے ہیں خاص کر گیس ان کو فراہم کی جائے۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی میں آپ لوگوں کو بتانا چاہوں گا کہ لاڑکانہ سے جو دو پلانٹ گیس کے وہاں پر پہلے نصب تھے وہاں پر گیس کی سپلائی شروع ہونے کے بعد پاپ لائن کے ذریعے ان دونوں پلانٹس کو ایک ژوب کیلئے اور ایک خپدار کے لئے اعلان کیا گیا تھا۔ لیکن کئی سال گزرنے کے باوجود وہ پلانٹ نہ تو خپدار کو ملا ہے اور نہ ہی ژوب کو۔ لہذا میں اس ایوان کے توسط سے اور میں خاص کر چیف منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ ان پلانٹس کو ژوب اور خپدار میں نصب کرنے کے لئے اقدامات کریں۔ تاکہ لوگ قادر تی جنگلات اور خاص کر زیتون کے جنگلات کو کاٹنے سے گریز کریں۔ اور اس طرح ہمارے مسائل

بھی حل ہو جائیں گے اور جنگلات بھی نجح جائیں گے۔

جناب اسپیکر: اس قرارداد کو وٹنگ کے لئے پیش کرنے سے پہلے قائد ایوان اگر متوجہ ہوں یہ حقیقت ہے کہ گیس بلوچستان سے پیدا ہوئی 1952ء سے آج جو میرے پاس اعداد و شمار ہے کہ سی این جی اسٹیشن 1500 کے قریب پنجاب میں ہیں کوئی 700 کے قریب سندھ میں ہیں۔ اور بلوچستان میں صرف چار سی این جی اسٹیشن ہیں تین کوئی میں اور ایک حب میں یقیناً انصافی ہے۔ میری گزارش ہو گئی قائد ایوان سے کہ وہ اپنی گورنمنٹ کی طرف سے مرکزی حکومت اور سوئی سدران گیس سے اس مسئلے کو take up کریں۔ اب اس قرارداد کو وٹنگ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ آیا اس قرارداد کو منظور کیا جائے؟ (قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی) اور سیکرٹری اسمبلی کل صحیح بلوچستان کے جواب میں جی کے انچارج ہیں وہ گیارہ بجے اسمبلی چیمبر میں آئیں گے یہ قرارداد by hand کے حوالے کریں گے اور اس سلسلے میں اسپیکر سے ملیں گے۔

جناب محمد صادق عمرانی اور جناب محمد امین عمرانی! آپ دونوں میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 3 پیش کریں۔

مشترکہ قرارداد نمبر 3

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): قرارداد جو پیش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ اونچ پاور پلانٹ ڈیرہ مراد جمالی میں واقع ہے۔ جس کو گیس کی سپلائی ڈیرہ مراد جمالی سے ہو رہی ہے لیکن ایسے ضلع میں پاور پلانٹ ہونے کے باوجود علاقے کے عوام اونچ پاور پلانٹ کی بھلی سے محروم ہیں۔ لہذا صوبائی حکومت مرکزی حکومت پر زور دے کے کہ وہ اونچ پاور پلانٹ سے ڈیرہ مراد جمالی اور گردنوواح کے تمام علاقوں کو بھلی کی ترسیل یقینی بنائی جائے۔

جناب اسپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 3 پیش ہوئی۔ محکیں میں سے اس پر کوئی بات کرنا چاہیں گے مختصر۔ جی امین عمرانی صاحب!

میر محمد امین عمرانی (صوبائی وزیر): جناب اسپیکر صاحب! جو مشترکہ قرارداد آئی ہے اس میں یہ گزارش

کرونگا کہ اوج پاور پراجیکٹ کا افتتاح 1993ء میں محترمہ بینظیر بھٹو صاحب نے کیا تھا۔ اسی جگہ سے ڈیرہ مراد کے اوپر سے 132 کی لائن اور 220 کی لائن سی، گڈ و اور آپ کے جام شوروں تک جارہی ہے لیکن ڈیرہ مراد جمالی جو کہ اوج پاور پلانٹ اسی شہر میں واقع ہے اس کو اس کی سہولت میسر نہیں ہے اس لئے میں اس قرارداد کے ذریعے جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرونگا کہ وہ 132 گریڈ اسٹیشن کی تعمیر کے لئے وفاقی حکومت سے رابطہ کرتے تاکہ ان علاقوں کو بھلی فراہم ہو سکیں۔

جناب اسپیکر: جی رسم حمال صاحب!

میر رسم خان جمالی: اسپیکر صاحب! اس قرارداد کی میں بھی حمایت کرتا ہوں سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں اگر جعفر آباد، نصیر آباد، ڈیرہ بگٹی، بولان، سی اور جھل مگسی ان پانچ چھوٹ سڑک کو بھی ٹوٹل اگر اس میں الکٹرک سپلائی ہو جائے تو میرے خیال میں اتنی more than not 300 اور اس کے باوجود 300 میگاوات بھلی پھر بھی بچتی ہے جو ہمارے صوبے کو الگ بچت ہے۔ جس طرح امین نے کہا یہ سندھ کو جارہی ہے تو یہ مہربانی کریں کہ وہ سندھ کی بجائے جو ہمارا اپنا لوکل ہے اوج پاور پلانٹ وہ گیس پر ہے وہ صرف. جو گھروں میں استعمال نہیں ہو سکتی ان کو استعمال Very very low quality of gas.

کیا گیا ہے یہ اس لئے آپ کو وضاحت کر رہا ہوں کہ The land given to us people that is our land we have given then the land. اور اس کے ساتھ جب یہ

اسٹارٹ ہوا تھا محترمہ صاحب آئی تھیں اس وقت بھی یہ پروگرام تھا کہ یہ جو سبی تک ایریا ہے ہمارا اس سے ہم مستفید ہونگے جی تو اس پر میں کوشش کروں گا میں نے اس دن وزیر اعظم صاحب کو بھی یہی کہا تھا کہ بینہ کی میٹنگ میں بھی یہی کہا ہے اور بھی بھی اس ایوان کے توسط سے میں یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ چھوٹ سڑک کو مل جائے تو اس کے باوجود آپ کی 300 میگاوات بھلی پھر بھی بچتی ہے بلوچستان کے لئے thank you.

جناب اسپیکر: جی اسد بلوج صاحب!

اسد اللہ بلوج: جناب اسپیکر صاحب! آپ نے مجھے موقع دیا قرارداد نمبر 3 کے حوالے سے جناب اسپیکر!

مجموعی طور پر آج ساٹھ سال کے بعد جو بنیادی rights ہیں بلوچستان کے عوام محروم ہیں اس سے اس قرارداد کو اگر اس ترمیم کے ساتھ مجموعی طور پر اس ملک میں اس وقت بھلی کا مسئلہ ہے خاص

کربلوچستان میں بھلی کے مسئلے کے حوالے سے جو ہمارے زمیندار ہیں اس وقت اتنی پریشانیوں میں بنتا ہیں۔ ان کی فصل کے جتنے نقصانات ہوئے ہیں آئے دن لوڈ شیڈنگ اور مجموعی طور پر یہ بھلی کا مسئلہ ایک ایشو ہے پورے ملک کے حوالے سے۔ ہم اگر مجموعی طور پر وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان سے request ہے کہ بلوچستان کی بھلی کے مسئلے کے حوالے سے جو ایران کے ساتھ ان کا 1200 میگاوات کا معاهدہ ہوا ہے تو اس کے حوالے سے مجموعی طور پر اگر بلوچستان کو لے لیں تو بہتر رہیگا۔ لہذا میں اس قرارداد کو سپورٹ کرتے ہوئے مجموعی طور پر بلوچستان کا ایک مسئلہ ہے بھلی اس کو اس طریقے سے لے لیں تو بہتر ہو گا۔

جناب اسپیکر: جی جئے پر کاش!

جئے پر کاش: جناب اسپیکر صاحب! قرارداد کی میں بھی حمایت کرتا ہوں کیونکہ یہ ہمارے جعفر آباد اور نصیر آباد سے نکلتی ہے لیکن ہمارے ہاں بھلی کا اتنا بحران ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے دو گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے تو وہ دو گھنٹے کی بجائے دس گھنٹے کرتے ہیں۔ اور اس گرمی کی شدت میں ہمارے آدھے غریب لوگ وہ پہپاٹائیں سی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تو آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس اوقیانوس پر بلانٹ سے جو ہمارے نصیر آباد ڈوبیں کو جتنی بھی جلدی سہولت مہیا ہو سکتی ہے برائے مہربانی اس پر کارروائی کریں۔

جناب اسپیکر: جی ظہور کھوسمه صاحب!

میر ظہور حسین خان کھوسمه: جناب اسپیکر صاحب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جعفر آباد اور نصیر آباد میں یہ پاور بلانٹ واقع ہے۔ اور ہمیشہ دنیا کا یہ اصول رہا ہے کہ جہاں جو چیز پیدا ہو تو اس شہر کو وہ فائدہ پہنچنا چاہیے۔ لیکن آج تک اس شہر کو اور اس علاقے کو یہ فائدہ نہیں پہنچا اور 16 گھنٹے بھلی وہاں پر غائب رہتی ہے اور 53 سنٹی گریڈ کے قریب وہاں پر درجہ حرارت ہوتا ہے آٹھ گھنٹے بھلی بمشکل ہوتی ہے۔ تو اوستہ محمد، ڈیرہ اللہ یار تمبو، صحبت پورا اور چھتر میں اس گرڈ لائن سے گرڈ اسٹیشن بنایا جائے اس کی میں حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی منستر یونیو!

امجینٹر زمرک خان (وزیرِ مال): جناب اسپیکر صاحب! point of order پر یہاں پر بھلی کے

حوالے سے جو بھی بات ہوئی میں بھی اس کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔ کابینہ کی میٹنگ میں بھی میں نے نواب صاحب سے request کی تھی آپ سب سے کہ ہمارے علاقے میں بجلی کا جو مسئلہ پیدا ہوا ہے یہاں پر ابھی جو گرمیوں کا سیزن چل رہا ہے اور ہمارے جتنے بھی زمیندار ہیں وہ اسی پر defend کر رہا ہے کہ یہ جو جوں، جولائی اور اگست تک جتنی بھی فصلات اور باغات ہیں ان کو پانی کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہماری request یہ ہے نواب صاحب سے کہ وہ واپڈا کی جتنی اتحار ٹیز یہاں پر چیف ایگزیکٹیو ان کے بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بلا لیں کم از کم یہ تین مہینے کے لئے جو ہماری بجلی کا مسئلہ ہے لوڈ شیڈنگ ان کو کم کیا جائے اور اس مسئلے کو کسی حل تک حل کریں۔ کیونکہ یہی سیزن ہے تین مہینے کے بعد پہنچ لوڈ شیڈنگ چھ گھنٹے آٹھ گھنٹے دس گھنٹے تک ہوتا تھا problem نہیں ہوتا ہے۔ اور اسی گرمیوں میں گھر یا مسکلے مسائل بھی اس بجلی سے بہت زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور دوسرا گیس کا جو مسئلہ ہے پہلے بھی ہم یہ کہہ چکے ہیں کہ یہ بلوچستان کے عوام کو اس کا حق مانا چاہیے۔ پہلے ہمارے لئے پھر دوسرے صوبوں کے لئے میرے خیال سے پنجاب میں اور صوبہ پشتوخواہ میں ہر کوئی میں یہاں پر گیس پہنچی ہوئی ہے میں یہاں قلعہ عبداللہ ڈسٹرکٹ، آپ دیکھ لیں یہاں سے میرے خیال چالیس پچاس کلو میٹر کے distance پر واقع ہے اور گیس چن تک پہنچنے میں پانچ سال دس سال سے ہم اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو چن تک پہنچائیں۔ چن ہمارا وہ شہر ہے جو پورا سینٹرل ایشیاء کو ملاتا ہے اور ایک انٹرنیشنل ہائی وے تو اس گیس کو جو پیشین کی حرمی تھیں ہے وہاں پر رکی ہوئی ہے چن سے ایک کلو میٹر کے distance پر۔ پہلے بھی ہم نے application اس کے لئے یہاں پر جو اتحار ہے یہاں پر گیس کے جو جزل نیجر ہے ان کو دی ہوئی ہے اور approval تک بھی ہوئی ہے پتہ نہیں اس میں کوئی رکاوٹ ہے اس کو دور کیا جائے اور گیس یہاں صرف نہیں لوارالائی، ٹزوں اور خضدار تک جدھر بھی نہیں ہے وہاں پہنچنی چاہیے اور یہاں نزدیک شہر ان کو نہیں ملی ہوئی ہے تو میرے خیال میں یہ دو مسئلے گیس اور بجلی کے حوالے سے ان پر اگر توجہ دی جائے تو یہ حل ہو جائیں گے۔

جناب اسپیکر: ok جی صادق صاحب! آپ اپنی قرارداد پر کچھ کہہ رہے تھے؟

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب! قرارداد کی تو بہت سے معزز اکیں نے حمایت

کی میں ان سب کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جناب! نصیر آباد، جعفر آباد، جمل گھنی اور بولان یہ علاقوں گیس وہاں سے نکلتی ہے۔ وہاں پر یعنی صرف سات پول گیس گے اور ایک لائن جو ہے ڈیرہ مراد شہر سے شکار پور اور پنجاب کی طرف جاتی ہے یعنی سات پول لگانے کے لئے بھی واپڈاوالے تیار نہیں ہیں جس طریقے سے وہاں پر آج کل درجہ حرارت 52 ڈگری ہے۔ جیسے ظہور خان نے کہا کہ بارہ بارہ چودہ چودہ گھنٹے وہاں بھلی نہیں ہوتی ہے۔ لہذا جس طریقے سے اب وہ گیس کے لئے آپ نے ایم ڈی کو طلب کیا ہے کل ساڑھے گیارہ بجے تو میری بھی یہی آپ سے اس ایوان سے درخواست ہے کہ کل یہ کیسکو کے متعلقہ ذمہ داروں کو بھی طلب کیا جائے اور یہ قرارداد ان کے ہاتھ تھا کران کوفوری طور پر اسلام آباد اور لاہور چینل کے پاس، میں یہ یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ جبکو اور اونچ پاور پلانٹ جوار بول ڈال رہو پیہے یہ کماتے ہیں فائز کمپنیاں۔ اگر یہ دونوں پاور پلانٹ ہمارے صوبے کو بھلی فراہم کریں تو بلوچستان کے اندر کوئی لوڈ شیڈنگ نہیں ہوگی۔

لہذا اس issue کو بہت seriously take up کیا جائے۔

جناب اسپیکر: ok جی منستر ایس اینڈ جی اے ڈی۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب اسپیکر صاحب! اس قرارداد کی تو ہم حمایت کرتے ہیں میں اس میں تھوڑی سی amendment لانا چاہتا ہوں۔ کہ جس طرح صادق صاحب نے کہا نصیر آباد تین چار ڈسٹرکٹوں کا انہوں نے نام لیا تو ہم یہ کہتے ہیں کہ اونچ پلانٹ بھی بلوچستان میں واقع ہے first of all بلوچستان کی جو نزدیک دیہات ہیں neighbor ڈسٹرکٹس ہیں ان کو ملنی چاہیے۔ اس کے بعد جیسے اسد بلوچ صاحب نے کہا کہ اگر یمنٹ ہوئی ہے ایران سے وہ گیس آئیگی تو اس میں بھی بلوچستان کے لوگوں کو شامل کیا جائے۔ لیکن سب سے پہلے جو اونچ پلانٹ سے بھی نکلتی ہے وہ بلوچستان کے دیگر اضلاع میں تقسیم کیا جائے دیگر اضلاع کو دی جائے۔ تاکہ وہاں جو لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے بارہ بارہ گھنٹے سولہ گھنٹے ہر جگہ جیسے صادق صاحب نے کہا کہ واقعی نصیر آباد میں کل درجہ حرارت 50 سنٹی گریڈ تھا آج میرے خیال میں 52 ڈگری وہاں پر چل رہا ہے۔ تو ان حالات میں وہاں کے لوگ گرمی میں بلک رہے ہوں گے ویسے بھی بلوچستان کے جو حالات ہیں جناب اسپیکر! آپ بھی اسی ایک remote area سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن جو واپڈا کی کارستنی ہے وہ آپ کے سامنے ہے تو ہم صحیح

ہیں کہ جتنے بھی بلوچستان میں جہاں جہاں ڈسٹرکٹوں میں زمینداروں کے ساتھ زیادتیاں ہو رہی ہیں یا یہاں consumer ہیں ان کے ساتھ جوز زیادتیاں ہو رہی ہیں لوث شیدنگ ہو رہی ہے اور اس کے اوپر سونے پر سہا گایہ ہے کہ بجلی تو ہمیں نہیں دی جاتی ہے اور بل تھامد ہے جاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ جی مہینے کے مہینے جو ہے آپ بل جمع کریں۔ تو ہم نے ان سے میٹنگیں کیں۔ بہر حال ان سے کہا کہ جی آپ ہمیں بجلی صحیح طریقے سے دیں اگر بارہ گھنٹے بھی آپ نے ہمیں بجلی دینی ہے آپ بجلی کے بارہ گھنٹے ہمیں continuously دیں اور جو fix rate کیا ہوا ہے اپنا flat وہ ہم سے لیں۔ لیکن وہ بجلی بارہ گھنٹے بھی نہیں دیتے ہیں بارہ گھنٹے لوث شیدنگ کرتے ہیں اگر جو بجلی دیتے بھی ہیں اس میں آپ کو خود پتہ ہے پنکھا بھی نہیں چلتا ہے اس سے fluctuation ہوتی ہے اور اس fluctuation کی وجہ سے ہمارے زمینداروں کی فصلات اور باغات تباہ ہو رہے ہیں۔ پانی اس سے نہیں نکال سکتے ہیں دوسرا بات یہ ہے کہ جہاں گرم علاقے ہیں وہاں کے لوگ بلکہ رہے ہیں اور وہاں لوگ اس گرمی کی حالت میں مر رہے ہیں آپ بھی ایک گرم علاقے سے تعلق رکھتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں اس کو ایک generally قرارداد بنادیں چاہیے through out Balochistan پشتوں اور بلوچ علاقے جتنے بھی اس میں ہیں کیسکو کے چیف کوآپ بلا کے اس کوآگے forward کر دیں تو میرے خیال میں یہ بہتر ہو گا۔

جناب اسپیکر: صادق صاحب! یہ اوج پاور پلانت ہے یہ کیسکو main کر رہی ہے یا پرائیوٹ سیکٹر میں ہے؟

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): یہ پرائیوٹ سیکٹر میں ہے اس چار دیواری سے باہر یہ بجلی کیسکو کو فروخت کی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: یہ بجلی کیسکو کو یہ دیتی ہے اوج پاور پلانت۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): کیسکو کو دے رہی ہے! sir

سردار ثناء اللہ خاں زہری (وزیر امس اینڈ جی اے ڈی): نہیں بلوچستان کیسکو ہے ویسے واپڈا کو دیتی ہے پھر واپڈا سپلائی کرتی ہے۔

جناب اسپیکر: جی محترمہ نسرين صاحبہ!

محترمہ نسرين الرحمن کھیزان: جناب اپیکر! میں کچھ آپ کو کہنا چاہتی ہوں کہ جس طرح ہمارے بلوچستان میں بھلی کا فقدان ہے اور چچھ گھنٹے بلکہ بارہ بارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ interior area میں تو اور زیادہ دو دو تین تین دن کے لئے بھلی غائب رہتی ہے۔ تو کیا ہم کیسکو اور واپڈ اسے مل کر ایک چھوٹی سی suggestion ہے کہ ایسا نہیں کر سکتے ہمارے بہت سے اچھے points ہیں جیسے کوئی ما نیز ہیں وہاں پر منی پاوار اسٹیشن اگر لگائیے جائیں اور ہمارے لئے بھلی کی یہ پیداوار آسان بھی ہو جائیگی اور ہمارے لئے ہماری جواپنی ہی جگہ ہے وہ ما نیز جو ہیں ان میں easily utilize کو بھلی کی مد میں کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم پنجاب سے پھر ادھر سرحد سے اور ایران سے کہاں کہاں سے بھلی collect کرتے ہیں اور پھر ہمارے پاس ہمارے لوگوں کو اس کی facility ملتی ہے۔ لیکن کیا یہ ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے ہی جہاں پاورز ہمارے پاس گیس کی ہیں یا کولز کی ہیں اس کو utilize کریں اور منی پاوار اسٹیشن بنائیں اور اس کو آسان کر لیں یہ چھوٹی سی میری suggestion تھی thank you۔

جناب اپیکر: ok جی حبیب الرحمن محمد حسنی!

میر حبیب الرحمن محمد حسنی (وزیری و اسا): گیس بلوچستان میں پیدا ہو رہی ہے بھلی بلوچستان کو ہی ملنی چاہیے جو وہاں کے ڈسٹرکٹ ہیں اس کے ساتھ جو اسد صاحب نے ایرانی بھلی کے حوالے سے بات کی میں اس حوالے سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ایران کے ساتھ جن اضلاع کے بارڈر ملتے ہیں۔ جیسے واشک ہے، چاغی ہے، پنجکور ہے اور تربت ہے۔ ابھی ڈسٹرکٹ واشک اور ڈسٹرکٹ چاغی کے حوالے سے جو وہاں کی بالکل سرحد کے ساتھ شہر ہیں تفتان اور ماشکیل ان کو بھلی دی جا رہی ہے مگر باقی ضلع میں کہیں بھلی نہیں ہے اگر ہم واپڈ اکی جو بھلی ہے اس کے انتظار میں بیٹھے رہنے گے اس میں میرے خیال میں وہاں سوسال تک بھلی نہیں پہنچ سکتی ایران کے بارڈر تک پورے اضلاع میں خاص کر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر تک ایرانی بھلی وہاں پہنچائی جائے۔ شکریہ!

حاجی علی مدد جنگ (وزیر خوراک): جناب اپیکر صاحب! آپ کو معلوم ہے کہ جب یہاں اپیکر کا ایکشن ہو رہا تھا ہماری پارٹی کے ساتھیوں نے ہمارے اتحادیوں نے آپ پر اعتماد کرتے ہوئے آپ کو اس کرسی پر بٹھانے کے لئے جو پارٹی کے ساتھیوں نے قربانی دی۔ لہذا میں آپ کو گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جب

سے یہ کری سنبھالتے ہوئے آپ نے وہ انصاف ہمارے ساتھ شروع کیا ہے جتنے بھی ہمارے ساتھی یہاں اسمبلی میں افسر ہیں۔ آپ نے سب سے پہلے تو ان پر پابندی لگائی کہ آپ یہاں پر نہیں آئیں۔ دوسرا ہماری جو پارٹی کے ساتھیوں کو ایک تو یہاں کمرہ الٹ نہیں ہوا ہے کہ ہم کہاں پر بیٹھیں ایک تو سازش کے تحت آپ نے ہماری خواتین کو ایسا کمرہ دیا جہاں اٹچ واش روم نہیں۔ برائے مہربانی ہم آپ کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے یہاں پر جتنے بھی افسران ہیں آپ ان کے خلاف وہ کارروائی نہیں کریں کہ جس پر ہم اور ہمارے ساتھی آپ کے خلاف کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ جناب اسپیکر! یہ آپ کو ہم بتانا چاہتے ہیں جیسے احسان شاہ نے ایک بات کی ہم لوگوں کو بھی معلوم ہے کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہو یہ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ سب سے پہلے عدم اعتماد وہ میری طرف سے پیش ہو گا آپ اس چیز سے باز رہیں۔

(ڈیک بجائے گئے)

جناب اسپیکر: میں آپ کو خوش آمدید کہون گا وہ آپ کا آئینی حق ہے کوئی آپ کو روک نہیں سکتا آئین آپ کو اجازت دیتا ہے میں وہ کروں گا جو اسمبلی کے رواز اور قواعد کہیں گے۔ بہر حال عدم اعتماد لانا ہر ممبر کا حق ہے اس سے آپ کو کوئی روک نہیں سکتا، جی مطیع اللہ صاحب!

سید مطیع اللہ آغا (ڈیٹی اسپیکر): جناب اسپیکر! قرارداد کی ہم بھی حمایت کرتے ہیں اور میری یہ ایک تجویز ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں بسم اللہ جی کوئی نہیں آپ لوگوں نے امانت دی ہے آپ لیں گے جی کہو بسم اللہ نہیں بسم اللہ جی کوئی نہیں لیکن ایم پی اے شپ میری کوئی نہیں چیز سکتا یہ آپ کو پہنچونا چاہیے وہ آپ کی امانت ہے آپ کو جس پر اعتماد ہو جی بسم اللہ اگر کوئی اسپیکر دس کمرے پینتا لیں ایم پی ایز کو الٹ کر سکتا ہے تو میں خوشی سے اس کو welcome کہوں گا جی مطیع اللہ صاحب!

سید مطیع اللہ آغا (ڈیٹی اسپیکر): جناب! بھلی کے حوالے سے میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ میری یہ تجویز ہے اور میری suggestion ہے کہ ایران کے ساتھ اگر commitment ہو جائے تو بلوچستان کی بھلی کا مسئلہ انشاء اللہ حل ہو جائیگا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی جعفر جارج آپ بول چکے ہیں جنہوں نے نہیں بولا ہے میں پہلے ان کو موقع

دوں ایک منٹ Minister Environment، جی جعفر جارج!

جعفر جارج: جناب اسپیکر! اس قرارداد کے حوالے سے آپ کی توجہ اس طرف بھی دلانا چاہوں گا کہ جیسے ہی فوج نے ہمارے ملک کا نظام سنپھال تو اس وقت کوئی کے اندر جو واپڈ اتھرمل ایک پاور پلینٹ تھا اس کو بند کر دیا گیا جو کوئلے سے چلتا تھا۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ جناب اسپیکر! کوئی کی جو کیسکو ہے اس کو دوبارہ *reinstate* کیا جائے اس سے بہت زیادہ بجلی کے مسائل جیسے لوڈ شیڈنگ ہے وہ حل ہو سکتے ہیں۔ لہذا میں سی ایم صاحب اور آپ سے request کرتا ہوں اور تمام معزز ایوان سے کہ اس واپڈ اتھرمل کو دوبارہ *reinstate* کروانے کے لئے آپ اس کی حمایت کریں۔ تاکہ ہمارے وہاں کے جو غریب لوگ ہیں جن کو کہاں کہاں پر پھینک دیا گیا ان کو دوبارہ *compensate* کر سکیں۔ شکریہ!

جناب اسپیکر: جی Minister Environment

غلام جان بلوج (وزیر ماحولیات): جناب اسپیکر صاحب! پنجگور میں پچیس فیصد بجلی ایران سے مل رہی ہے اور 75 فیصد بجلی نہیں ہے۔ پچھلی گورنمنٹ میں پرائم مسٹر نے کہا تھا کہ بلوچستان کے سب گاؤں کو بجلی فراہم کی جائیگی وہ گورنمنٹ تو نہیں رہی وہ پرائم مسٹر بھی نہیں رہے۔ اب اس گورنمنٹ سے، جو 75 فیصد پنجگور میں بجلی نہیں ہے (میں جس گاؤں میں ڈاکٹر ہوں وہاں بھی میں جب جاتا ہوں تو لاٹھیں جلا کے بیٹھتا ہوں) امید ہے کہ بجلی کے مسئلے پر یہ ایوان وفاق سے رابطہ کر کے بلوچستان کے باقی جو گاؤں بچ ہوئے ہیں اس پر stand لیکر ان سب گاؤں کو بجلی فراہم کی جائیگی۔ اور میری اس تجویز کے support میں کہ بلوچستان کے جتنے گاؤں بچے ہوئے ہیں ان کو بجلی کی فراہمی کے لئے ایک اچھے اقدام لے گی۔ مہربانی!

جناب اسپیکر: ok جی بشر صاحب، منسٹر لوکل گورنمنٹ۔

عبدالخالق بذر دوست (وزیر بلدیات): میں جناب! میرصادق عمرانی صاحب اور محمد امین عمرانی صاحب کی مشترکہ قرارداد کو support کرتے ہوئے یہ کہنا چاہوں گا کہ بلوچستان میں بجلی کی ترسیل ایک بہت بڑا معاملہ ہے اور اسی وجہ سے بلوچستان کی اکثر صنعتی اور جو بھی چھوٹی موٹی صنعتیں ہیں وہ متاثر ہوئی ہیں

اس کے علاوہ میں اپنے علاقے کبزئی کی بات کروں گا جو ایک ایگر یکچھ ایریا ہے وہاں بھلی کی سپلائی اکثر بند رہتی ہے اور وہ بھی لورالائی سے سپلائی ہوتی ہے۔ لہذا آپ کیسکو کے چیز میں سے یہ بات کریں کہ وہ ایگر یکچھ ایریا کے لئے کم از کم بھلی کی سپلائی بحال رکھیں۔ ایک تو آٹے کا بحران ہے اور دوسرا ان لوگوں نے جو وہاں پر سبزیاں اور دوسری چیزیں کاشت کی ہوئی ہیں وہ بھی ختم ہو رہی ہیں لہذا مہربانی کر کے بھلی کی ترسیل کو ان سے لیتی بنائیں۔ مہربانی!

جناب اسپیکر: ok جی منشڑ انچارج فانس۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جی یہ وزیر خزانہ نہیں ہے؟

جناب اسپیکر: میرے پاس جوالیں اینڈ جی اے ڈی کا نو ٹیکنیشن آیا ہے۔

میر محمد عاصم کر دیکیلو (انچارج وزیر خزانہ): انچارج تو ہوں صادق صاحب! اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے تو۔

جناب اسپیکر: میں کب کہہ رہا ہوں۔ اعتراض تو وہ کر رہے ہیں۔

میر محمد عاصم کر دیکیلو (انچارج وزیر خزانہ): انچارج تو ہوں نا۔ ڈیپارٹمنٹ تو میرے پاس ہے نا۔

جناب اسپیکر: میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ بولیں نا؟

میر محمد عاصم کر دیکیلو (انچارج وزیر خزانہ): اسپیکر صاحب! یہ جو قرارداد ہمارے آنریبل منشڑ صادق عمرانی اور محمد امین صاحب نے پیش کی ہے میں اس کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ اسپیکر صاحب! سارے بلوجتان میں جو بھلی کا مسئلہ ہے اور حالیہ کچھ مہینوں سے یہ بحران کچھ زیادہ ہوا ہے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ بلوجتان میں جو ہمارے ٹیوب ویل ہیں تقریباً اسی نیصد لوگوں کی گزر بسر روز گارانٹی پر depend کرتا ہے۔ کچھ مہینوں سے بھلی کی وظیفہ نہ ہونے کے برابر ہے اور لوڈ شیڈنگ تقریباً بارہ گھنٹے سے سولہ گھنٹے تک رہتی ہے۔ جو ہمارے بلوجتان کے زمیندار ہیں وہ انتہائی تنگ آپکے ہیں اور ہمیشہ جب ہم اپنے علاقوں میں جاتے ہیں ان لوگوں کی یہ فریاد رہتی ہے پہلے تو لوڈ شیڈنگ بارہ سے سولہ گھنٹے تک ہوتی ہے جب لوڈ شیڈنگ نہیں ہو تو وہاں پر لوٹیج جو چار سو ساڑھے چار سو ہونی چاہئے وہاں پر تقریباً دو سو ڈیڑھ سو رہتی ہے اور وہاں بھی پچاس کمی سو تو وہاں پر جو سر سیل ہیں سارے جل گئے ہیں۔ جناب اسپیکر! آپ

کے توسط سے مرکزی حکومت فوری طور پر ان لوگوں کو جیسے ہمارے ظہور خان نے کہا (لوگوں کے باغات، فصلوں کا ثامم ہے) یہاں لوگوں کی فصل پک رہی ہے اگر اس ثامم انہیں صحیح و لیٹھ نہیں ملیں گے، اس کی جو لوڈ شیڈنگ ہے اس کا دورانیہ بارہ سو لمحے رہے گا لوگوں کی فصلات وغیرہ تباہ ہو گئی ہیں جیسے ہمارے آنریبل ممبر صادق عمرانی اور میر محمد امین عمرانی صاحب نے کہا ہے۔

جناب اسپیکر: مولانا واسع صاحب! آپ دو منٹ تشریف رکھیں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (انچارج وزیر خزانہ): جناب! اوج پاور پلانٹ جس جس ضلع میں رہا ہے جیسے ہمارا بولان بھی ہے۔ بولان کو بھی صادق صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ اوج پاور پلانٹ سے ٹھک کیا جائے تو بہتر ہو گا اس سے ہمارے ضلعے مستفید ہو جائیں جمل مگسی بولان کو نہ پر ہے اس کے ساتھ شامل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: thank you. سوال یہ ہے کہ اسد بلوچ، سردار شاء اللہ زہری اور میر عاصم کرد گیلو کی تراجمیں کے ساتھ اس قرارداد کو منظور کیا جائے؟
(قرارداد منظور ہوئی)

جناب اسپیکر: لا، منٹر کوئی ہیں کمیٹی سے متعلق پیش کر رہی ہیں۔ اچھا۔ It has been deferred.

محترمہ روپینہ عرفان (وزیر قانون و یاری یمانی امور): جناب اسپیکر! یہ sensitive matter ہے

It is under consideration and with the permission of the next house. یہ سیشن میں پیش ہو گا۔

جناب اسپیکر: ok. In next session. آگے بجٹ اجلاس ہے اس کے بعد۔ مولانا صاحب آپ میری ایک رہنمائی کریں۔ Being Senior Minister and being Senior Parliamentarian. آسمبلی کا تو نہیں ہے چیبیر میں ڈسکس ہو سکتا ہے چونکہ دوستوں نے یہاں raise کیا ہے کمرے آسمبلی میں چیبیر منٹر صاحبان کے دس ہیں اور 43 منٹر ہیں میں نے تو کوشش کی کہ تمام پارلیمانی پارٹی کے حوالے سے دوں لیکن اس پر اعتراضات آرہے ہیں۔ لہذا میرے خیال میں اس طرح کروں کہ یہ جتنی الٹمنٹس ہیں وہ کینسل کرتا ہوں اور سب تختیاں ہٹا دیتے ہیں جب

اجلاس ہوا کرے گا دس کمروں کے دروازے ہم کھول دیں گے جو جہاں بیٹھے۔ میں واسع صاحب سے ذرا تجویز لے لوں پھر آپ کو سنتے ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): میرے بعد سینئر منشہ صاحب کو سن لیجئے دیکھئے اعتراض اس بات پر نہیں ہے کہ منشہوں کو کمرے والات کئے گئے اعتراض اس پر ہے کہ-----
جناب اسپیکر: احسان شاہ! آپ خدا نہیں ہیں۔ نتیں تو خدا جانتا ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): آپ ہر قرارداد کے بعد لمبی تقریر بھاڑ دیتے ہیں بات سن لیں۔ جتنے پار لیمانی لیڈر ہیں۔ پار لیمانی لیڈر وہ ہوتا ہے جس کے پارٹی کے ممبر ان اس کو لکھ کر دیتے ہیں یہ ہمارا پار لیمانی لیڈر ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ بھوٹ ڈالنے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ اس کی تختی اتنا ریس فلاں کی لگائیں بھائی یہ کیوں؟ وہ خود منشہ ہے یہ چیزیں اس کا حق ہے اس کو ملنی چاہئیں۔

جناب اسپیکر: آپ مجھے بتائیں ناں میں میں کیا کروں؟

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): ہم نے آپ پر نہیں آپ کے طریقہ کار پر احتجاج کیا ہے لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ جمع تفریق اپنی جگہ پر درست ہوتی ہے دس کمرے ہیں اور چالیس منشہوں کو والات نہیں ہو سکتے ہیں آپ نے جو کیا ہے وہ غلط ہے۔

جناب اسپیکر: جی سردار صاحب!

سردار مسعود خان لونی: جناب اسپیکر! میری یہ رائے ہے کہ یہ سارے کمرے منسوخ کریں۔ صرف خواتین کے لئے کمرہ مخصوص ہو۔

جناب اسپیکر: مولانا واسع صاحب اور نواب صاحب آگئے ہیں ان سے رہنمائی لیتے ہیں۔

مولانا عبد الواسع (سینئر وزیر): جناب! جو ہم اس معزز ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں اس میں ہم ان مسئلوں کو ان مشکلات کو منٹائیں گے جو صوبے سے یا صوبے کے حالات سے تعلق رکھتے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ اس ہاؤس میں کوئی بھی رائے قائم نہ کریں یہ مسئلہ چیمبر میں حل ہو سکتا ہے، ہم سب دوستوں کو وہاں بلا لیتے ہیں۔ یہ کہ یہاں کیسینل ہو یہ نہ ہو۔ یہ میرے خیال میں چیمبر کا مسئلہ ہے بس چیمبر تک ہی محدود رہے۔

جناب اسپیکر: میں بھی یہی چاہتا تھا لیکن دوستوں نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے۔

مولانا عبد الواسع (سینئر وزیر): میں شاہ صاحب سے اور دوسرے دوستوں سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس کو دیکھیں۔

جناب اپیکر: مولانا صاحب! میں آپ سے اور دوستوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اجلاس ختم ہونے کے بعد آپ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں۔ جو پارلیمانی لیڈر صاحب ہیں وہ اسکا فیصلہ کریں یا تو وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کریں گے کہ وہ ہمیں اس کے لئے اور اضافی کمرے بنائے کر دیں۔ بہر حال اس کا حل نکالتے ہیں۔
مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): یہ چیمبر کا مسئلہ ہے یہ وہاں چیمبر میں نمائیا جائے۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): جناب! میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ پارلیمانی لیڈر جو پارٹی لکھ کر دے۔

جناب اپیکر: احسان شاہ! آپ کا حکم نہیں چلے گا قانون چلے گا۔ You are not Law.
سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): جناب! ایسی بات نہیں ہے کہ آپ ہمیں ڈکٹیٹ کریں۔ ہم آپ کو ڈکٹیٹ نہیں کرنے دیں گے پارلیمانی لیڈر وہ ہو گا جس کو پارٹی پارلیمانی لیڈر declare کرے۔
جناب اپیکر: سیکرٹری اسمبلی گورنر صاحب کا حکم نامہ پڑھ کر سنائیں۔
سیکرٹری اسمبلی:

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I, Nawab Zulfiqar Ali Magsi, hereby prorogue the Provincial Assembly Balochistan on Monday the 19th May 2008 after the session is over.

Sd/-

(Nawab Zulfiqar Ali Magsi)

Governor Balochistan.

جناب اپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے متوجی کیا جاتا ہے۔
اسمبلی کا اجلاس ایک بجکر چھپس منٹ پر غیر معینہ مدت تک کے لئے متوجی ہو گیا۔



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 19 نومبر 2008ء بمقابلہ 12 جمادی الاول 1429 ہجری بروز سوموار۔

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
1	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	1
1	رخصت کی درخواستیں۔	2
3	تحریک التوانہر 3 من جانب میر ظہور حسین خان کھوسہ۔	3
4	تحریک التوانہر 4 من جانب جئے پرکاش۔	4
7	قرارداد نمبر 2 من جانب میر محمد صادق عمرانی۔	5
9	مشترکہ قرارداد نمبر 3 من جانب میر محمد صادق عمرانی۔	6